بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

لامية ابن الوردي

يعنی

نصیحت نامہ ابن الوردی

افادات:
حضرت مولانا مفتی محمد انس سہارنپوری
استاذِ حدیث جامعہ ستاریہ فیض الرحیم نانکہ، سہارنپور، یوپی

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

طلبۂ عزیز کے لیے چند اہم نصیحتیں

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على سيدنا محمدٍ المبعوث رحمة للعالمين، وعلى آله وصحبه أجمعين۔

اسلامی تاریخ میں نصیحت کا باب ہمیشہ خاص اہمیت کا حامل رہا ہے، انبیاء علیہم السلام کی دعوت کا بنیادی جوہر نصیحت تھا، اور قرآنِ کریم نے کئی مقامات پر انبیاء کی اپنی قوموں کو دی گئی نصیحتوں کو محفوظ کیا ہے؛ یہی وجہ ہے کہ اہلِ علم اور اربابِ بصیرت نے بھی اپنے بعد آنے والوں کے لیے نصیحتوں کا خزانہ چھوڑا، تاکہ آنے والی نسلیں ان سے استفادہ کرسکیں۔

انہی مخلصانہ اور حکیمانہ نصیحتوں کے سلسلے میں ایک نمایاں نام **علامہ ابن الوردی** رَحمَةُ اللهِ تَعَالىٰ عَلَيهِ کا ہے۔ آپ کا پورا نام **زین الدین عمر بن مظفر** ابن الوردی[1] تھا۔ آپ شام کے شہر **معرۃ النعمان** میں پیدا ہوئے اور اپنے عہد کے ممتاز مورخ، ادیب اور فقیہ کے طور پر شہرت پائی۔ آپ نے تاریخ، جغرافیہ، ادب اور فقہ کے میدان میں علمی خدمات انجام دیں، اور متعدّد ادبی و علمی رسائل تصنیف کیے۔ مگر آپ کا سب سے زیادہ مقبول اور نافع سرمایہ وہ نصیحت آموز

(۱) شیخ، زین الدین ابو حفص عمر بن مظفر بن عمر بن محمد بن ابی الفوارس المعری البکری، جو ابن الوردي کے نام سے مشہور ہیں، آٹھویں صدی ہجری کے نامور شاعروں میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کا نسب خلیفۂ اول حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے جا ملتا ہے۔
وہ مملوک دور میں شام کے شہر "معرہ" میں، جو حلب کے مغرب میں واقع ہے، ۶۸۹ ہجری میں پیدا ہوئے۔ تاہم، مؤرخ "الزرکلی" نے ان کی پیدائش ۶۹۱ ہجری بتائی ہے۔ وہ عربی زبان، نحو، فقہ، ادب اور تاریخ کے جید عالم تھے، ان کی متنوع تصنیفات ان کے علمی وسعت کی گواہی دیتی ہیں۔
ابن الوردي زہد و تقویٰ، نیک سیرتی، حسن اخلاق اور خوش مزاجی کی بنا پر مشہور تھے، ان کے معاصرین کے دلوں میں ان کی خاص وقعت اور عزت تھی، وہ حلب وغیرہ کئیں شہروں میں قضا کے منصب پر فائز رہے، مگر ایک خواب دیکھنے کے بعد انہوں نے یہ سب عہدے ترک کردیے، اس کے بعد، انہوں نے قضا (عدالتی منصب) اور قاضیوں کے بارے میں تنقیدی اشعار کہے، اس کے بعد وہ تعلیم و تدریس اور تصنیف و تالیف میں مشغول ہوگئے۔
ان کا علمی و ادبی شہرہ دور دراز کے علاقوں میں پھیل گیا، آخر کار، ۷۴۹ ہجری میں جب طاعون کی وبا پھیلی، تو وہ بھی اس کا شکار ہو کر وفات پا گئے۔

قصیدہ لامیہ ہے، جو صدیوں سے علمی حلقوں اور مدارس میں پڑھا اور پڑھایا جاتا رہا ہے۔

قصیدہ لامیہ محض ایک شعری تخلیق نہیں بلکہ ایک نصیحت نامہ ہے، جو حکمت و بصیرت، تجرباتِ زندگی اور اسلامی تعلیمات کا حسین امتزاج ہے، اس قصیدے میں ابن الوردی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے اپنے فرزند کو زندگی کے نشیب و فراز، دنیا و آخرت کی حقیقت، اور اخلاق و کردار کی تعمیر کے بارے میں نہایت جامع اور حکیمانہ کلمات میں نصیحت فرمائی ہے؛ یہی وجہ ہے کہ اہلِ علم نے اس قصیدے کو محض ادبی نہیں بلکہ اخلاقی اور تربیتی شاہکار قرار دیا ہے۔

یہ عاجز اس عظیم نصیحت نامے کو قارئین کے سامنے پیش کرتے ہوئے اس میں اپنی طرف سے **اردو ترجمہ** شامل کر رہا ہے، تاکہ اس کا فہم آسان ہو اور طلبہ اس کے معانی تک براہِ راست رسائی حاصل کرسکیں، ساتھ ہی بعض مقامات پر **مختصر تشریحات اور وضاحتیں** بھی درج کی گئی ہیں، جنھیں **"تشریح"** کے بجائے زیادہ مناسب طور پر ایک **تبصرہ یا افادہ** کہا جاسکتا ہے، اس کے باوجود یہ حقیقت ہے کہ اس قصیدے میں ایسے بے شمار پہلو اور نکات مضمر ہیں جن سے میں نے تعرض ہی نہیں کیا، ان کی تہہ تک پہنچنا اور ان سے فیض یاب ہونا ہر ایک طالب علم کی ذکاوت، فہم اور تدبر پر چھوڑ دیا گیا ہے، یہی علمی نصوص کی خاصیت ہے کہ وہ ہر ذہن کو اس کے ظرف کے مطابق فیض پہنچاتی ہیں۔

زیرِ نظر صفحات میں اس قصیدے کی یہ مختصر تشریح آپ کی خدمت میں پیش ہے، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے طلبہ کے لیے مشعلِ راہ بنائے، دلوں کو منور کرے، اور ہمیں نصیحت کو سننے اور سمجھنے کے ساتھ ساتھ اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

اعْتَزِلْ ذِكْرَ الْأَغَانِيْ وَالغزَل　　　وَقُلِ الفَصْلَ وجَانِبْ مَنْ هَزَلْ

ترجمہ: گانوں اور غزل کا تذکرہ چھوڑ دو، سچی اور صاف بات کہو، اور فالتو بولنے والوں سے دور رہو۔

فرماتے ہیں: عشق، معاشقہ، غزلیں وزلیں، ہجر و وصال، یاریاں اور محفل جمانے کے لیے گپے شپے مارنا سب بیکار کے چکر ہیں، یہ تمام چیزیں آخرت بھی برباد کرتی ہیں، اور دنیا بھی؛ اس لیے سنجیدگی اختیار کرو، مذاق یا بے ہودہ گوئی کرنے والوں سے بچ کر رہو، یہ چیزیں انسان کے وقار اور سنجیدگی کو نقصان پہنچاتی ہیں۔

وَدَعِ الذِّكْرَ لِأَيَّام الصِّبا　　　فَلِأَيَّامِ الصِّبَا نَجْمٌ أَفَلْ

ترجمہ: بچپن کے دنوں کی یاد کو چھوڑ دو، کیونکہ بچپن کا ایک ستارہ تھا جو غروب ہو چکا ہے۔

فرماتے ہیں: ماضی کی یادوں میں کھوئے رہنے کا کوئی فائدہ نہیں، کیونکہ وہ وقت واپس نہیں آئے گا۔ ہر عمر کے تقاضے مختلف ہوتے ہیں، اور انسان کو حال میں جینا چاہیے۔

إِنَّ أَهْنَا عِيْشَةٍ قَضَّيْتَها　　　ذَهَبَتْ لَذَّاتُهَا وَالْإِثْمُ حَلّ

ترجمہ: وہ سب سے خوشگوار زندگی جو تم نے گزاری، اس کی لذتیں ختم ہو گئیں اور اس کے گناہ باقی رہ گئے۔

گناہوں کا انجام بتاتے ہیں: انسان جب لذتوں میں مشغول ہوتا ہے تو وہ لمحاتی خوشی محسوس کرتا ہے، لیکن بعد میں وہی کام پچھتاوے کا باعث بن جاتے ہیں، تمنا کی حقیقت اس کے سوا کیا ہے، کہ پوری ہونے کے بعد اس کا وجود اس کی لذت کے ساتھ ختم ہو جاتا ہے؟؟!

وَاتْرُكِ الْغَادَةَ لَا تَحفَل بِهَا　　　تُمْسِ فِيْ عِزٍّ رَفِيْعٍ وَتُجَلّ

ترجمہ: خوبصورت عورت کو چھوڑ دو اور اس کی پرواہ نہ کرو، تمہارا رتبہ بلند ہو

جائے گا اور تم وقار کا پیکر بن جاؤ گے۔

وضاحت: اگر کوئی شخص عورتوں کی محبت میں الجھنے کے بجائے اپنی عزت و وقار کو ترجیح دے، تو وہ بلند مقام حاصل کرے گا، یہ نصیحت بڑے کام کی ہے، جو حسینوں کے چکر میں پڑتا ہے وہ اپنی عزت اور وقار، رتبہ اور مال، نیز دنیا اور آخرت سب کو داؤ پر لگاتا ہے۔

وافْتَكِرْ فِيْ مُنْتَهىٰ حُسْنِ الَّذِيْ　　أَنْتَ تَهْوَاهُ تَجِدْ أَمْراً جَلَلْ

ترجمہ: جس حسن پر تم فریفتہ ہو، اس کے انجام پر غور کرو، تو تمہیں ایک بڑی حقیقت نظر آئے گی۔

وضاحت: انسان بظاہر کسی چیز کو خوبصورت اور دلکش سمجھتا ہے، مگر جب وہ اس کے انجام پر غور کرتا ہے تو اس کی حقیقت کچھ اور نکلتی ہے، یعنی ہر حسن کا انجام فنا ہے، اس کے علاوہ اور کیا؟؟، اگر خوبصورتی پر فریفتہ ہونا ہی تو حسنِ مطلق پر فریفتہ ہو جانا چاہیے، وہ جس کے حسن کو زوال نہیں، اور جو ہر حسن کا خالق ہے۔

وَاهْجُرِ ٱلْخَمْرَةَ إِنْ كُنْتَ فَتًى　　كَيْفَ يَسْعىٰ فِيْ جُنُونٍ مَنْ عَقَلْ؟

ترجمہ: شراب کو چھوڑ دو، اگر تم واقعی جواں مرد ہو۔ کیا کوئی عقل مند دیوانگی کی راہ اختیار کرتا ہے؟

وضاحت: شراب نوشی دماغ خراب کر دیتی ہے، اور انسان کی عقل کام کرنا بند کر دیتی ہے، بھلا انسان کو صحیح فیصلے کرنے والی عقل اللہ نے دی ہے، اسے چھوڑ کر بے عقلی کو ترجیح دینا حماقت نہیں تو اور کیا ہے؟؟ جو شخص عقل مند ہوتا ہے، وہ خود کو ایسی چیز میں مبتلا نہیں کرتا جو اس کی عقل کو زائل کر دے اور اسے بے وقوف بنا دے۔

وَاتَّقِ ٱللَّهَ، فَتَقْوَى ٱللَّهِ مَا　　جَاوَرَتْ قَلْبَ ٱمْرِئٍ إِلَّا وَصَلَ

ترجمہ: اللہ سے ڈرو، کیونکہ اللہ کا خوف جب بھی کسی شخص کے دل میں رہا، وہ کامیاب ہو گیا۔

وضاحت : جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے، وہ کبھی ناکام نہیں ہوتا، بلکہ اللہ اسے دنیا اور آخرت میں کامیابی عطا کرتا ہے۔

لَيْسَ مَنْ يَقْطَعُ طُرُقًا بَطَلًا إِنَّمَا مَنْ يَتَّقِي ٱللَّهَ ٱلْبَطَلُ

ترجمہ : وہ شخص بہادر نہیں ہے جو ڈاکہ زنی کرتا ہے، (راستوں میں لوٹ مار کرتا ہے)، بلکہ اصل بہادر وہ ہے جو اللہ سے ڈرتا ہے۔

وضاحت : حقیقی بہادر وہ نہیں جو دوسروں پر ظلم کرے یا گناہ پر جرأت دکھائے، بلکہ وہ ہے جو اللہ کے احکام کی پیروی کرے اور تقویٰ اختیار کرے۔

صَدِّقِ ٱلشَّرْعَ وَلَا تَرْكَنْ إِلَىٰ رَجُلٍ يَرْصُدُ فِي ٱللَّيْلِ زُحَلَ

ترجمہ : شریعت پر یقین رکھو اور ایسے شخص پر بھروسہ نہ کرو جو رات کو "زحل" ستارے تاکتا رہتا ہے۔

وضاحت : سائنس، کہانت، یا نجوم کے چکر میں آکر دینِ متین کو نہیں چھوڑنا چاہیے، ان لوگوں کے نظریات بالکل ناپائیدار ہوتے ہیں، آج ایک نظریے پر دلائل دیں گے، کل کو اس کے خلاف ثابت کردیں گے۔

حَارَتِ ٱلْأَفْكَارُ فِيْ حِكْمَةِ مَنْ قَدْ هَدَانَا سُبُلَنَا عَزَّ وَجَلَّ

ترجمہ : خیالات اس اللہ کی حکمت میں حیران و پریشان ہیں، جس نے ہمیں ہمارے راستے دکھائے، وہ عزت و جلال والا ہے۔

وضاحت : اللہ کی حکمت اور اس کے احکام کا کوئی جواب نہیں، اس کی شریعت اپنے اندر بے شمار فوائد رکھتی ہے، کچھ حکمتیں ہمیں جلدی سمجھ میں آجاتی ہے، تو کچھ دیر سے۔

كُتِبَ ٱلْمَوْتُ عَلَى ٱلْخَلْقِ فَكَمْ فَلَّ مِنْ جَيْشٍ وَأَفْنَىٰ مِنْ دُوَلْ

ترجمہ : موت تمام مخلوقات کے لیے لکھ دی گئی ہے، پس اس نے کتنے لشکروں کی

دھار توڑدی اور کتنی سلطنتیں فنا کردیں!

وضاحت: دنیا میں جتنی بھی بڑی بڑی سلطنتیں اور طاقت وَر فوجیں آئیں، موت نے سب کو ختم کردیا؛ اس لیے انسان کو اپنی طاقت اور دولت پر غرور نہیں کرنا چاہیے، یہاں کچھ بھی جاوید نہیں، سب فانی ہے۔

أَيْنَ نَمْرُودُ وَكَنْعَانُ وَمَنْ   مَلَكَ الْأَرْضَ وَوَلَّى وَعَزَلْ

ترجمہ: کہاں ہیں نمرود اور کنعان؟ اور وہ جو زمین پر بادشاہ بنے، خود حکومت کی اور دوسروں کو معزول کردیا؟

وضاحت: یہاں بادشاہوں اور حکمرانوں کا ذکر ہے جو ایک وقت میں بہت طاقتور تھے، مگر آج ان کا کوئی نام و نشان نہیں۔ دنیا کی حکومت اور طاقت فانی ہے، صرف اللہ کی بادشاہی باقی رہے گی۔

أَيْنَ عَادٌ؟ أَيْنَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ   رَفَعَ ٱلْأَهْرَامَ؟ مَنْ يَسْمَعْ يَخَلْ

ترجمہ: کہاں گئی قومِ عاد؟ کہاں گیا فرعون؟ اور کہاں گئے جنھوں نے بلند اہرام (کے عجوبے) بنائے؟ جو نصیحت سنے گا، وہ عبرت حاصل کرے گا۔

وضاحت: .Every rise has a fall: ہر عروج کو زوال ہے۔

أَيْنَ مَنْ سَادُوا وَشَادُوا وَبَنَوْا؟   هَلَكَ ٱلْكُلُّ وَلَمْ تُغْنِ ٱلْقُلَلُ

ترجمہ: کہاں ہیں جنھوں نے حکمرانی کی، محل بنائے اور شہر بسائے؟ سب ہلاک ہو گئے اور قلعے انھیں بچا نہ سکے۔

وضاحت: دنیا ناپائیدار ہے، بڑے بڑے بادشاہ اور حکمران آئے اور گئے، ان کی مضبوط محلّات اور قلعے بھی انھیں موت سے نہ بچا سکے۔

أَيْنَ أَرْبَابُ ٱلْحِجىٰ أَهْلُ ٱلنُّهىٰ؟   أَيْنَ أَهْلُ ٱلعِلْمِ وَٱلْقَوْمُ ٱلْأُوَلُ؟

ترجمہ: کہاں ہیں عقل والے، دماغ والے؟ کہاں ہیں علم والے اور پہلی قومیں؟

وضاحت: یہاں شاعر اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ دنیا کے ذہین اور اہلِ علم افراد بھی آخر کار فنا ہو گئے۔ یہ ایک یاد دہانی ہے کہ علم اور فہم بھی انسان کو ہمیشہ کی زندگی نہیں دے سکتے، سب کو ایک دن جانا ہے۔

سَيُعِيْدُ ٱللَّهُ كُلًّا مِّنْهُمْ وَسَيَجْزِيْ فَاعِلًا مَّا قَدْ فَعَلْ

ترجمہ: اللہ سب کو دوبارہ زندہ کرے گا اور ہر شخص کو اس کے اعمال کا بدلہ دے گا۔

وضاحت: یہ شعر قیامت اور جزا و سزا کے عقیدے کو بیان کرتا ہے۔ دنیا میں جو کچھ بھی ہو، آخر کار اللہ ہر شخص کو اس کے اعمال کے مطابق جزا یا سزا دے گا۔

يَا بُنَيَّ ٱسْمَعْ وَصَايَا جَمَعَتْ حِكَماً خُصَّتْ بِهَا خَيْرُ ٱلْمِلَلْ

ترجمہ: اے میرے بیٹے! ان نصیحتوں کو سنو جو حکمت سے بھری ہوئی ہیں اور جو بہترین امت کو دی گئی ہیں۔

ٱطْلُبِ ٱلْعِلْمَ وَلَا تَكْسَلْ فَمَا أَبْعَدَ ٱلْخَيْرَ عَلَىٰ أَهْلِ ٱلْكَسَلْ

ترجمہ: علم حاصل کرو اور سستی نہ کرو، کیونکہ سست لوگوں کے لیے بھلائی بہت دور ہوتی ہے۔

وضاحت: جو لوگ سستی اور کاہلی کرتے ہیں، وہ کبھی ترقی نہیں کر سکتے۔ علم ہی وہ روشنی ہے جو کامیابی کا راستہ دکھاتی ہے۔

وَٱحْتَفِلْ لِلْفِقْهِ فِي ٱلدِّيْنِ وَلَا تَشْتَغِلْ عَنْهُ بِمَالٍ وَخَوَلْ

ترجمہ: تفقہ فی الدین حاصل کرنے کی طرف توجہ دو! اور مال اور نوکروں کی وجہ سے اس سے غافل نہ ہو جانا۔

وضاحت: دولت کی ریل پیل اور بڑا بننے کی ہوس انسان کو باؤلا بنا دیتی ہے، اور زندگی کھا جاتی، اور ہوش اس وقت آتا ہے جب موت کا فرشتہ جانے کا پیغام لا چکا ہوتا

ہے، اس لیے دولت کے فتنے سے خود کو بچاؤ اور علمِ دین میں مہارت پیدا کرو!

وَاهْجُرِ ٱلنَّوْمَ وَحَصِّلْهُ فَمَنْ يَعْرِفِ ٱلْمَطْلُوبَ يَحْقِرْ مَا بَذَلْ

ترجمہ: نیند چھوڑ کر علم حاصل کرو، کیونکہ جو اپنے مقصد کو پہچانتا ہے، اس کے لیے قربانی دینا کوئی بڑی بات نہیں۔

وضاحت: تحصیلِ علم میں نیند بڑا نقصان کرتی ہے، راتوں کو جاگ کر کتابوں کا مطالعہ کرو، وہ تمام علمی ذخیرہ دیکھ ڈالو جو متقدمین ہمارے لیے لکھ کر چھوڑ گئے، ایک ڈائری بناؤ، آج رات ایک کتاب کی باری، کل کو دوسری کی، اور پرسوں تیسری کی، اور نام ڈائری میں نوٹ کرتے جاؤ، یوٹیوب، انسٹاگرام، فیس بک، ٹیلی گرام، ٹیوٹر اور دوسرے لہو و لعب کو بالکلیہ ترک کردو! جو لوگ سچی لگن رکھتے ہیں، وہ آرام و آسائش کو ترک کردیتے ہیں تاکہ اپنے مقصد تک پہنچ سکیں۔

لَا تَقُلْ قَدْ ذَهَبَتْ أَرْبَابُهُ كُلُّ مَنْ سَارَ عَلَى ٱلدَّرْبِ وَصَلْ

ترجمہ: یہ مت کہو کہ اہلِ علم ختم ہوگئے، کیونکہ جو بھی راستے پر چلا ہے، وہ منزل تک پہنچا ہے۔

وضاحت: کچھ جاہل مولویوں، اور ان پڑھ استاذوں نے طلبہ کے دماغ پر ہوّا بیٹھا دیا ہے کہ وہ کبھی متقدمین کا مقابلہ نہیں کرسکتے، اور نہ ہی آج کل کے بچے ابنِ کثیر، طبری، بخاری، ترمذی، رازی، اور غزالی جیسی خدمتیں انجام دے سکتے ہیں، یہ سب فضول کی باتیں، اور نکمّارہ جانے کے بہانے ہے، خود بھی کچھ نہیں کرتے طلبہ کو بھی کچھ کرنے نہیں دیتے، امید اور استقامت سے کام لو، اور یقین رکھو جو علمِ دین کی خدمت کے لیے خود کو پیش کرے گا اللہ اس سے ضرور کام لیں گے، اگر کوئی علم یا کامیابی کے راستے پر چلے، تو وہ ضرور منزل تک پہنچے گا، چاہے زمانہ کتنا ہی بدل جائے، رہی بات یہ کہ مجھے بھی بخاری، اور ابنِ کثیر بننا ہے؟؟! میرے پیارے یہ بات ذہن میں رکھو اب دوسری بخاری اور دوسری تفسیر ابنِ

کثیر لکھنے کی ضرورت نہیں، ہر شخص کو اللہ عزوجل نے الگ کام کے لیے پیدا کیا ہے، خود کو پہچانو، معرفتِ نفس حاصل کرو، اپنی صلاحیتوں کو بیدار کرو، اللہ وہ کام لیں گے، جس کی ضرورت ہے، ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی!

آگے دیکھیے ابن الوردی کیا فرماتے ہیں :

فِي ٱزْدِيَادِ ٱلْعِلْمِ إِرْغَامُ ٱلْعِدَا وَجَمَالُ ٱلْعِلْمِ إِصْلَاحُ ٱلْعَمَلْ

ترجمہ : علم میں اضافہ دشمنوں کو مغلوب کرتا ہے، اور علم کی خوبصورتی عمل کی اصلاح میں ہے۔

وضاحت : علم بہت قیمتی چیز ہے، اور حقیقی علم وہی ہے جس سے عمل کی اصلاح ہو سکے۔

جَمِّلِ ٱلْمَنْطِقَ بِٱلنَّحْوِ فَمَنْ يُحْرَمِ ٱلْإِعْرَابَ بِٱلنُّطْقِ ٱخْتَبَلْ

ترجمہ : اپنی گفتگو کو "نحو" سے مزین کرو، کیونکہ جو شخص زبان کے قواعد سے محروم ہو، اس کا تکلم بگڑا ہوا رہتا ہے۔

وضاحت : زبان وادب سیکھو، اور بقدرِ ضرورت علمِ نحو بھی حاصل کرو، جس کو زبان نہیں آتی اس کا علم ناقص ہے۔

اِنْظِمِ ٱلشِّعْرَ وَلَازِمْ مَذْهَبِيْ فِي ٱطِّرَاحِ ٱلرِّفْدِ لَا تَبْغِ ٱلنِّحَلْ

ترجمہ : شعر کہو اور ترکِ ہدایا کے سلسلے میں میرا طریقہ اختیار کرو، (یعنی کسی کے ہدیے یا پیسوں کے چکر میں نہ رہو) اور دوسروں کی خیرات کے خواہاں نہ بنو۔

وضاحت : خودداری اور غیرت بڑی چیز ہے، جب کہ خود پسندی اور عجب بری خصلت ہے، اللہ کا نام لے کر اپنی صلاحیتوں پر انحصار کرو، اور دوسروں کے مال پر نہ نظر نہ رکھو، سوال ذلیل کردیتا ہے۔

غیرت ہے بڑی چیز جہانِ تگ و دو میں
درویش کو پہناتی ہے تاجِ سرِ دارا

فَهْوَ عُنْوَانٌ عَلَى ٱلْفَضْلِ وَمَا أَحْسَنَ ٱلشِّعْرَ إِذَا لَمْ يُبْتَذَلْ

ترجمہ : یہ فضیلت کا ایک عنوان ہے، اور وہی شاعری خوبصورت ہے جس میں واہیات نہ ہو۔

وضاحت : اچھا ادب اور اچھی شاعری وہی ہوتی ہے جو اعلیٰ اخلاقی قدروں کی حامل ہو اور جس کا مقصد محض تفریح نہ ہو، بلکہ اصلاح اور اعلاءِ دین ہو۔

مَاتَ أَهْلُ ٱلْفَضْلِ لَمْ يَبْقَ سِوَى مُقْرِفٍ أَوْ مَنْ عَلَى ٱلْأَصْلِ ٱتَّكَلْ

ترجمہ : اہلِ فضل فوت ہو گئے، اب صرف کم ظرف لوگ بچے ہیں ، یا وہ جو محض اپنی وراثت پر تکیہ کیے ہوئے ہیں۔

وضاحت : علماء کو اب ہمت سے کام لینا ہو گا، حالات بدل چکے ہیں اہلِ علم اور اہل اللہ دنیا سے رخصت ہو گئے، اور اب جو باقی بچے ہیں وہ یا تو کم علم اور نا اہل ہیں، یا اپنی موروثی گدّی پر براجمان ہیں، سب کے پیچھے یہی داستاں نکلے گی، کہ خود کچھ نہیں آتا اور مہتمم بن بیٹھے، " دادا جی صاحبِ نسبت تھے، انہوں نے ابّا کو اور ابّا جی نے مجھ کو خرقۂ خلافت سے نواز دیا، پہلے میں رات کو فلمیں دیکھتا تھا، اب تھوڑی احتیاط رکھتا ہوں "، افسوس ہے کہ :

محافظِ روشِ رفتگاں کوئی نہیں ہے
جہاں کا میں ہوں مرا اب وہاں کوئی نہیں ہے
گذشتگانِ محبت کی داستاں لکھنے کو
ابھی تو میں ہوں بعد ازاں کوئی نہیں ہے

فرماتے ہیں :

أَنَا لَا أَخْتَارُ تَقْبِيلَ يَدٍ قَطْعُهَا أَجْمَلُ مِنْ تِلْكَ ٱلْقُبَلْ

ترجمہ : میں ایسے ہاتھ کو بوسہ دینا پسند نہیں کرتا، جسے کاٹ دینا، اسے بوسے دینا سے زیادہ بہتر ہے۔

یعنی: چاپلوسی میرے جوتے کی نوک پہ!! بہت سے لوگ ہوتے ہیں، ہر وقت ہاں جی! ہاں جی:

اُف تلک کرتے نہیں ظلِّ الٰہی کے خلاف!!
آپ کو دربار کی عادت ہے درباری ہیں آپ!!

إِنْ جَزَتْنِيْ عَنْ مَدِيْحِيْ صِرْتُ فِيْ رِقِّهَا، أَوْ لَا، فَيَكْفِيْنِي الْخَجَلْ

ترجمہ: اگر وہ (ہاتھ) مجھے میری تعریف کے بدلے میں نواز دے، تو میں اس کا غلام بن جاؤں گا، ورنہ (اگر نہ نوازے) تو میرے لیے شرمندگی ہی کافی ہے۔

وضاحت: الّو کے بچوں کی تعریف کرنے سے مجھے فائدہ کیا ہے؟؟؟ اگر وہ بدلے میں انعام دے تو میں اس کا غلام بن جاؤں، نہ دے تو شرمسار ہو جاؤں؟! میں تو یوں ہی ٹھیک ہوں۔

أَعْذَبُ الْأَلْفَاظِ قَوْلِيْ لَكَ: خُذْ! وَأَمَرُّ اللَّفْظِ نُطْقِيْ بِلَعَلْ

ترجمہ: سب سے میٹھا لفظ میرا یہ کہنا ہے: "لے لو"، اور سب سے کڑوا لفظ میرا "شاید" کہنا ہے۔

وضاحت: یہی مزاج ہے لوگوں کا "میٹھا میٹھا ہَپ ہَپ، کڑوا کڑوا تھو تھو"، جب تک ہاں میں ہاں ملاؤ گے، اور مانگنے والوں کو دیتے رہو گے تو سب خوش، اور جس دن دینا بند کر دیا تو پھر "کتّے کمینے!" جیسے القاب ملیں گے۔

مُلْكُ كِسْرىٰ عَنْهُ تُغْنِيْ كِسْرَةٌ وَعَنِ الْبَحْرِ اجْتِزَاءٌ بِالْوَشَلْ

ترجمہ: کسریٰ کی بادشاہت کے بدلے ایک روٹی کافی ہو سکتی ہے، اور سمندر کی جگہ ایک چھوٹی سی بوند کفایت کر سکتی ہے۔

وضاحت: جی ہاں قناعت سب سے بڑی دولت ہے، اور انسان کی طمع کبھی ختم نہیں ہوتی۔

اِعْتَبِرْ "نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ" تَلْقَهُ حَقًّا وَبِالْحَقِّ نَزَلْ

ترجمہ: اس فرمان پر غور کرو: "ہم نے ان کے درمیان (رزق) تقسیم کیا"، تم اسے سچ پاؤ گے اور یہ حق کے ساتھ نازل ہوا ہے۔

وضاحت: کاروبار فیل ہوجائے تو دل پر نہیں لینا چاہیے، نہ ہی کسی اور کی دولت پر للچانا چاہیے، محنت اپنی، روزی مقدر کی۔

لَيْسَ مَا يَحْوِيْ الْفَتَى مِنْ عَزْمِهِ لَا وَلَا مَا فَاتَ يَوْمًا بِالْكَسَلْ

ترجمہ: انسان کے پاس جو کچھ بھی ہوتا ہے، وہ اس کی ہمت کا نتیجہ نہیں، اور نہ ہی جو وہ کھودیتا ہے، وہ صرف سستی کی وجہ سے ہوتا ہے۔

وضاحت: یہ مطلب نہیں جو فیل ہوگیا اس نے محنت نہیں کی، اور جو جیت گیا وہ رات بھر جاگا تھا، ۲۰/ فی صد ایسا بھی ہوتا ہے کہ محنت کے بعد بھی ہار گیا۔

اِطْرَحِ الدُّنْيَا فَمِنْ عَادَاتِهَا تُخْفِضُ الْعَالِيْ وَتُعْلِيْ مَنْ سَفَلْ

ترجمہ: دنیا کو چھوڑ دو، کیونکہ اس کی عادت یہی ہے کہ یہ اونچے لوگوں کو گرا دیتی ہے اور نیچوں کو بلند کر دیتی ہے۔

وضاحت: دنیا ناپائیدار ہے، کماؤ لیکن اس پر تکیہ نہ کرو، دھوکہ دیدیتی ہے، منصب حاصل کرو لیکن اس پر تکبر نہ کرو، عیش و عشرت ، حسن ، جوانی، جاوہ جلال، مال و دولت، صحت اور تندرستی کچھ بھی جاوید نہیں سب کچھ فانی ہے؛ اس لیے انسان کی توجہ آخرت سنوارنے کی جانب ہونی چاہیے، نہ کہ دنیا جمع کرنے کی طرف۔

عِيْشَةُ الرَّاغِبِ فِيْ تَحْصِيْلِهَا عِيْشَةُ الْجَاهِلِ فِيْهَا أَوْ أَقَلّْ

ترجمہ: دنیا کے حصول کی خواہش رکھنے والے کی زندگی جاہل کی زندگی جیسی ہوتی ہے، بلکہ اس سے بھی کم تر۔

وضاحت : جو شخص دنیا کے پیچھے بھاگتا ہے، اس کی زندگی جاہل کی طرح بے سکون ہوتی ہے، بلکہ بعض اوقات وہ جاہل سے بھی بدتر ہو جاتا ہے کیونکہ اس کی فکر صرف دنیا کے حصول تک محدود رہتی ہے۔

كَمْ جَهُولٍ بَاتَ فِيْهَا مُكْثِرًا   وَعَلِيْمٍ بَاتَ مِنْهَا فِيْ عَلَلْ

ترجمہ : کتنے جاہل ہیں جو دنیا میں بہت کچھ حاصل کر کے سوئے، اور کتنے عالم ہیں جو اس سے محروم رہ کر بیمار پڑ گئے۔

وضاحت : علم اور عقل دولت کی ضمانت نہیں دیتے۔ بہت سے جاہلوں اور احمقوں کے پاس خوب پیسہ ہے، اور بہت سے عالم اور دانشور خالی ہاتھ بیٹھے ہیں، اس لیے دولت بہر صورت کامیابی کی ضمانت نہیں ہو سکتی۔

كَمْ شُجَاعٍ لَمْ يَنَلْ فِيْهَا الْمُنَى   وَجَبَانٍ نَالَ غَايَاتِ الْأَمَلْ

ترجمہ : کتنے ہی بہادر ہیں جو اپنی خواہشات تک نہ پہنچ سکے، اور کتنے بزدل ہیں جنہوں نے اپنی امیدوں کی بلند ترین منازل کو پالیا۔

وضاحت : دنیا میں ہمیشہ انصاف نہیں ہوتا۔ کئی بہادر اور حق دار لوگ اپنے مقاصد تک نہیں پہنچ پاتے، جبکہ بعض بزدل لوگ خوش قسمتی سے کامیاب ہو جاتے ہیں۔ یہاں تھوڑا تھوڑا انصاف ہوتا ہے، اور کامل انصاف قیامت میں ہوگا۔

فَاتْرُكِ الْحِيْلَةَ فِيْهَا وَاتَّكِلْ   إِنَّمَا الْحِيْلَةُ فِيْ تَرْكِ الْحِيَلْ

ترجمہ : دنیا میں چالاکیوں کو چھوڑ دو اور اللہ پر بھروسہ کرو، کیونکہ چالاکیاں چھوڑنے میں ہی چالاکی ہے۔

وضاحت : دنیاوی چالاکیوں سے زیادہ اہم چیز اللہ پر بھروسہ کرنا اور سچائی کے ساتھ جینا ہے۔

أَيُّ كَفٍّ لَمْ تَنَلْ مِنْهَا الْمُنٰى　　فَرَمَاهَا اللّٰهُ مِنْهُ بِالشَّلَلْ

ترجمہ: جو ہاتھ دنیا سے اپنی خواہشات حاصل نہ کر سکے، اللہ نے اسے شل (بے کار) کر دیا۔

وضاحت: بسا اوقات محنت رائگاں ہو جاتی ہے، اور رائگاں ہو جاتی ہے، کیوں کہ اللہ کا یہی فیصلہ ہوتا ہے۔

لَا تَقُلْ أَصْلِيْ وَفَصْلِيْ أَبَدًا　　إِنَّمَا أَصْلُ الْفَتٰى مَا قَدْ حَصَلْ

ترجمہ: اپنے نسب اور خاندان کی شیخی کبھی مت بگھارو، کیونکہ انسان کا اصل مقام وہی ہے جو اس نے خود حاصل کیا ہے۔

وضاحت: "پدرم سلطان بود" والا نعرہ بیو قوفی کے سوا کچھ نہیں، اصل فضیلت اپنی محنت اور اپنی قابلیت میں ہے۔

قَدْ يَسُوْدُ الْمَرْءُ مِنْ دُوْنِ أَبٍ　　وَبِحُسْنِ السَّبْكِ قَدْ يَنْفِي الدَّغَلْ

ترجمہ: انسان بغیر کسی باپ کے بھی عزت پا سکتا ہے، اور عمدہ کاری گری سے کھوٹ باہر نکل جاتا ہے

وضاحت: جیسے آج کل کے "بی جے پی" کے نیتا، ان سب کے نسب مجہول ہے، پھر بھی تاج و تخت کے مالک ہیں، اور جو اپنے حسب و نسب پر کتاب لکھواتے تھے، وہ کتابوں سمیت دفن ہو گئے۔

إِنَّمَا الْوَرْدُ مِنَ الشَّوْكِ وَمَا　　يَنْبُتُ النَّرْجِسُ إِلَّا مِنْ بَصَلْ

ترجمہ: گلاب کانٹوں سے نکلتا ہے، اور نرگس پیاز سے اُگتی ہے۔

مَعَ أَنِّيْ أَحْمَدُ اللّٰهَ عَلٰى　　نَسَبِيْ　إِذْ بِأَبِيْ بَكْرٍ اتَّصَلْ

ترجمہ: اگرچہ میں اللہ کا شکر گزار ہوں کہ میرا نسب حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے ملتا ہے۔

وضاحت: لیکن نسب کی شرافت اللہ کی ایک ایسی نعمت ہے، جو غیر کسبی ہے۔

قِيْمَةُ الإِنْسَانِ مَا يُحْسِنُهُ   أَكْثَرَ الْإِنْسَانُ مِنْهُ أَمْ أَقَلّ

ترجمہ: انسان کی قدر اس کے ہنر میں ہے، چاہے وہ زیادہ ہو یا کم۔

وضاحت: یعنی انسان کی اصل قیمت اس کے علم، مہارت اور خوبیوں سے متعیّن ہوتی ہے، نہ کہ اس کے مال یا خاندانی پس منظر سے، لہذا خالی "صدیقی"، "شیخ" یا "گاڑا" ہونے سے کوئی فائدہ نہیں۔

أُكْتُمِ الأَمْرَيْنِ فَقْرًا وَغِنَى   وَاكْسِبِ الفَلْسَ وَحَاسِبْ مَنْ مَطَلْ

ترجمہ: غربت اور امیری دونوں کو چھپا کر رکھو، مال کماؤ اور جو ٹال مٹول کرے، اس سے حساب لو۔

وضاحت: جی ہاں زندگی گذارنے کا یہی طریقہ ہے، اکثر لوگ پیسے ادھار لے کر رکھ لیتے ہیں، ان سے پیسے نکلواؤ، اور غربت بھی چھپا کر رکھو، کیوں کہ لوگ حقیر سمجھنے لگتے ہیں، اور مالداری بھی چھپا کر رکھو؛ کیوں کہ لوگ حسد کرنے لگ جاتے ہیں، اور جو حسد نہیں کرتے وہ ادھار مانگ لیتے ہیں، ادھار ایک جادو ہے، جسے ادھار دے دو، وہ غائب ہو جاتا ہے، اور پیسہ ضرور کماؤ، یہ حضرت کی نصیحت ہے۔

وَادَّرِعْ جِدًّا وَكَدًّا وَاجْتَنِبْ   صُحْبَةَ الْحُمْقَى وَأَرْبَابَ الْخَلَلْ

ترجمہ: محنت اور جد و جہد کو اپنا ہتھیار بنا لو، اور بے وقوفوں اور دماغی خلل والوں کی صحبت سے بچو۔

وضاحت: پیچھے ترکِ تدبیر اور ترکِ دنیا کی بات سمجھائی تھی، اب پلّہ برابر کرتے ہیں، کہ ترکِ دنیا کا مطلب یہ نہیں کہ محنت کرنی چھوڑ دو، محنت کرو، اور احمقوں سے دوری بنا کر رکھو! میرے خالو پروفیسر اکبر نے مجھے یہ شعر سنایا تھا:

توکل کا یہ مطلب ہے کہ خنجر تیز رکھ اپنا
نتیجہ اس کی تیزی کا مقدر کے حوالے کر

آگے فرماتے ہیں :

بَيْنَ تَبْذِيرٍ وَبُخْلٍ رُتْبَةٌ ۔۔۔ وَكِلَا هٰذَيْنِ إِنْ زَادَ قَتَلْ

ترجمہ : فضول خرچی اور کنجوسی کے درمیان ایک درجہ ہے، اور اگر ان میں سے کوئی ایک بڑھ جائے تو قتل کر دیتا ہے۔

وضاحت : اعتدال میں رہو، فضول خرچی اور کنجوسی دونوں کی زیادتی انسان کو مار دیتی ہے۔

وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ۔سورۃ الإسراء، آیۃ (۲۹)۔

لَا تَخُضْ فِيْ سَبِّ سَادَاتٍ مَضَوْا ۔۔۔ إِنَّهُمْ لَيْسُوا بِأَهْلٍ لِلزَّلَلْ

ترجمہ : گزشتہ بزرگوں کی برائی میں نہ پڑو، کیونکہ وہ غلطیوں کے مستحق نہیں ہیں۔

وضاحت : اسلاف کو برا بھلا نہ کہو! اگر وہ اچھے تھے، پھر آپ نے ان کی برائی کر دی؛ تو قیامت کے روز آپ کی پکڑ ہو گی، اور اگر وہ برے تھے، تو اللہ خود ان کی پکڑ کریں گے، پس "آ بیل مجھے مار" والا کام کیوں کرنا؟؟

آج کل ایک ٹولہ ہے، جو حضرت امیرِ معاویہ کو گالیاں دیتا ہے، اور دوسری طرف دوسرا ٹولہ ہے جو مقابلے میں امیرِ معاویہ کی حمایت کرتا ہے، اور امیرِ معاویہ کو "ہادی مہدی" کہتا ہے، قریب ہے کہ وہ ان کو خلیفۂ راشد کے لقب سے نواز دے۔ اس لیے یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ محققین کا مسلک اس سلسلے میں سکوت ہے، نہ کسی کی تایید کرنی نہ کسی کی تنقیص، کیوں کہ ایک کی تایید دوسرے کی تنقیص کو مستلزم ہو سکتی ہے، امیرِ معاویہ پر تنقید کرنے سے ہمارا کیا فائدہ؟ اگر وہ اس تنقید کے مستحق نہ ہوئے، تو کل روزِ قیامت ہماری پکڑ ہو گی، اور اگر اس تنقید کے مستحق ہیں، تو حساب لینے کے لیے اللہ کافی ہے۔

وَتغَافَلْ عَنْ أُمُورٍ إِنَّهُ　　لَمْ يفُزْ بِالْحمْدِ إِلَّا مَنْ غفَلْ

ترجمہ : کچھ چیزوں سے چشم پوشی کر لو، کیونکہ تعریف ہمیشہ انہی کو ملتی ہے جو بعض چیزوں سے غافل رہتے ہیں ۔

وضاحت : جی ہاں بیوقوف بنے رہو اس سے تعلقات بنے رہیں گے، اور چھوٹی چھوٹی باتوں کو پکڑو گے تو باتیں رہ جائیں گی اور رشتے ٹوٹ جائیں گے !

لَيْسَ يَخْلُو الْمَرْءُ مِنْ ضِدٍّ وَّ لَوْ　　حَاوَلَ الْعُزْلَةَ فِيْ رَأْسِ الْجَبَلْ

ترجمہ : کوئی بھی شخص مخالفین سے نہیں بچ سکتا، چاہے وہ تنہائی میں کسی پہاڑ کی چوٹی پر جا بسے ۔

وضاحت : اعتراض کرنے والے، حاسدین، وغیرہ پیچھے لگے ہی رہتے ہیں، اعتراض اور تنقید ایسی چیز ہے کہ اس سے اللہ بھی نہیں بچ سکتے، لوگ اللہ پر بھی اعتراضات کر دیتے ہیں ۔

مِلْ عَنِ النَّمَّامِ وَازْجُرْهُ فَمَا　　بَلَّغَ الْمَكْرُوْهَ إِلَّا مَنْ نَقَلْ

ترجمہ : چغل خور سے بچو اور اسے جھڑک دو، کیونکہ جو دوسروں کی بات تمہارے پاس لا رہا ہے، تمہاری بات دوسروں کے پاس لے جائے گا ۔

وضاحت : چغل خور سے بچو، آج آپ کے پاس دوسرے کی چغلی کر رہا ہے، کل کو دوسرے کے آپ کی چغلی کرے گا ۔ اور جو آپ کی نصیحت کو چغلی سمجھے، اس سے بھی بچ کر رہو، وہ دوستی کے لائق نہیں ۔

دَارِ جَارَ السُّوْءِ بِالصَّبْرِ وَإِنْ　　لَمْ تَجِدْ صَبْرًا فَمَا أَحْلَى النَّقَلْ

ترجمہ : بُرے پڑوسی کے ساتھ صبر سے پیش آؤ، اور اگر صبر نہ کر سکو تو نقل مکانی کرنا سب سے بہتر ہے ۔

وضاحت : پڑوسی آفت کی پڑیا ہے، یا تو آنکھیں بند کر کے اسے نگل لو، یا پھر پھونک مار کر ہوا

میں اڑا دو، اور سب سے برا پڑوسی آدمی کی بیوی ہے، لہذا اگر بیوی سے نہ بنے تو صبر کرو، اور اگر پیسے جیب میں ہوں تو بیوی بدل لو۔

جَانِبِ السُّلْطَانَ وَاحْذَرْ بَطْشَهُ　　لَا تُعَانِدْ مَنْ إِذَا قَالَ فَعَلْ

ترجمہ: بادشاہ (حکمران) سے دور رہو اور اس کے غصے سے بچو، ایسے شخص سے دشمنی نہ کرو جو اپنا کہا کر گذرتا ہو۔

وضاحت: مہتمم اور ناظم وغیرہ سے بچ کر رہنا چاہیے، اسی طرح ایسا آدمی جو اپنی بات اور ناک کا پکا ہو اس سے دشمنی نہیں کرنی چاہیے۔

لَا تَلِ الْحُكْمَ وَإِنْ هُمْ سَأَلُوْا　　رَغْبَةً فِيْكَ وَخَالِفْ مَنْ عَذَلْ

ترجمہ: حکومت قبول نہ کرو، چاہے لوگ تمہیں اس کے لیے منتخب کریں، اور ان کی مخالفت کرو جو تمہیں اس کے لیے ملامت کریں۔

وضاحت: عہدے قبول کرنا سکون کو برباد کرنا ہے، پس جسے کرنا ہو کرے۔

إِنَّ نِصْفَ النَّاسِ أَعْدَاءٌ　　لِمَنْ وُلِّيَ الأَحْكَامَ هٰذَا إِنْ عَدَلْ

ترجمہ: آدھے لوگ اس شخص کے دشمن بن جاتے ہیں جو حکمرانی سنبھالتا ہے، حتیٰ کہ اگر وہ انصاف بھی کرے۔

وضاحت: عہدے ملیں گے تو مخالفین کی تعداد بھی بڑھ جائے گی، خواہ وہ عہدہ مدرسے کا ہی کیوں نہ ہو، اس لیے پڑھاؤ اور کمرے میں جاؤ۔

فَهُوَ كَالمَحْبُوسِ عَنْ لَذَّاتِهِ　　وَكِلَا كَفَّيْهِ فِي الحَشْرِ تُغَلّ

ترجمہ: وہ (حکمران) اپنی لذتوں سے محروم قیدی کی مانند ہوتا ہے، اور قیامت کے دن اس کے دونوں ہاتھ جکڑے جائیں گے۔

وضاحت: زیادہ مواقع ہوں تو گناہ بھی زیادہ ہوں گے؛ اس لیے جتنے زیادہ عہدے قیامت میں اتنا ہی بڑا حساب!!

إِنَّ لِلنَّقْصِ وَالِاسْتِثْقَالِ فِيْ لَفْظَةِ القَاضِيْ لَوَعْظاً أَوْ مَثَلْ

ترجمہ : خود لفظِ "قاضی" میں ایسا نقص اور بوجھ کا احساس موجود ہے، جو عہدۂ قضا کو قبول نہ کرنے کے لیے ایک کافی نصیحت ہے۔

وضاحت : یہ فرمارہے کہ لفظِ "قاضی" خود اسمِ منقوص ہے، جو نقص پر دلالت کرتا ہے، اور اس میں یا حرفِ علت سے پہلے ضاد ہے جو تکلم میں ثقل کا باعث بنتا ہے۔

لَا تُوَازِيْ لَذَّةُ الحُكْمِ بِمَا ذَاقَهُ الشَّخْصُ إِذَا الشَّخْصُ انْعزَلْ

ترجمہ : حکمرانی کی لذت اس چیز کے برابر نہیں ہو سکتی جو ایک شخص حکمرانی چھوڑنے کے بعد محسوس کرتا ہے۔

وضاحت : پس حکمرانی چھوڑنے میں جو مزا ہے اس کا پتہ چھوڑ کر ہی لگے گا۔

فَالْوِلَايَاتُ وَإِنْ طَابَتْ لِمَنْ ذَاقَهَا فَالسُّمُّ فِيْ ذَاكَ العَسَلْ

ترجمہ : حکومت (منصب) اگرچہ اس کے حاصل کرنے والے کو خوشگوار لگتی ہے، لیکن اس شہد میں زہر بھی ملا ہوتا ہے۔

نَصَبُ الْمَنْصِبِ أَوْهٰى جَلَدِيْ وَعَنَائِيْ مِنْ مُدَارَاةِ السَّفَلْ

ترجمہ : حکومت کی مشقت نے میری طاقت کو کمزور کر دیا، اور میری سب سے بڑی پریشانی نچلے درجے کے (نادان) لوگوں کو سنبھالنا ہے۔

قَصِّرِ الْآمَالَ فِي الدُّنْيَا تَفُزْ فَدَلِيْلُ العَقْلِ تَقْصِيْرُ الْأَمَلْ

ترجمہ : دنیا میں اپنی امیدوں کو کم کر لو تاکہ کامیاب ہو سکو، کیونکہ مختصر امیدیں رکھنا عقل مندی کی علامت ہے۔

إِنَّ مَنْ يَطْلُبُهُ الْموتُ عَلىٰ غِرَّةٍ مِنْهُ جَدِيْرٌ بِالْوَجَلْ

ترجمہ : جو شخص بے خبری میں موت کی گرفت میں آتا ہے، وہ خوفزدہ ہونے کے لائق ہے۔

وضاحت : موت کا دھیان رکھو، اچانک آئے گی تو پھر گھبراؤ گے نہیں تو اور کیا

کروگے ؟؟

غِبْ وَزُرْ غِبًّا تَزِدْ حُبًّا　　فَمَنْ أَكْثَرَ التَّرْدَادَ أَقْصَاهُ المَلَلْ

ترجمہ : کبھی کبھار ملاقات کرو تاکہ محبت میں اضافہ ہو، کیونکہ جو بار بار ملتا ہے، اس سے لوگ اکتا جاتے ہیں۔

وضاحت : جو چیزیں بآسانی دستیاب ہوتی ہیں ان کی وقعت گھٹ جاتی ہے۔

خُذْ بِنَصْلِ السَّيْفِ وَاتْرُكْ غِمْدَهُ　　وَاعْتَبِرْ فَضْلَ الْفَتَى دُونَ الْحُلَلْ

ترجمہ : تلوار کی دھار کو دیکھو اور اس کے دستے کو چھوڑ دو، اور آدمی کی قدر اس کی خوبیوں سے کرو، نہ کہ اس کے لباس سے۔

وضاحت : خط کی قدر مضمون سے ہوتی ہے نہ کہ لفافے سے۔

لَا يَضُرُّ الفَضْلَ إِقْلَالٌ كَمَا　　لَا يَضُرُّ الشَّمْسَ إِطْبَاقُ الطَّفَلْ

ترجمہ : مفلس ہونا فضل و کمال کو نقصان نہیں پہنچاتا، جیسے سورج کو تاریکی کا چھپا لینا نقصان نہیں دیتا۔

وضاحت : کوئی بافضیلت شخص وقتی طور پر نظر نہ آئے یا اس کے حالات خراب ہوں، تب بھی اس کی خوبی کم نہیں ہوتی، جیسے سورج وقتی طور پر بادلوں میں چھپ جائے تو اس کی روشنی ختم نہیں ہوتی ، ہیرا تو ہے، چاہے پھر کوئی اس کی قیمت لگانے والا نہ ہو۔

حُبُّكَ الأَوْطَانَ عَجزٌ ظَاهِرٌ　　فَاغْتَرِبْ تَلْقَ عَنِ الأَهْلِ بَدَلْ

ترجمہ : آپ کی اپنے وطن سے محبت ایک ظاہری کمزوری ہے، ہجرت کروگے تو اپنوں کا بدل بھی مل جائے گا۔

وضاحت : ضرورت پڑے تو گھر چھوڑنے سے نہ گھبراؤ، جہاں تک متعلقین کی بات ہے گھر نیا ہوگا، تو متعلقین بھی نئے مل جائیں گے۔

فَبِمُكْثِ الْمَاءِ يَبْقٰى آسِنًا وَسُرَى الْبَدْرِ بِهِ الْبَدْرُ اكْتَمَلَ

ترجمہ: اگر پانی ایک جگہ رکا رہے تو سڑ جاتا ہے، جبکہ چاند مسلسل حرکت کرتا ہے اور اپنی تکمیل تک پہنچ جاتا ہے۔

وضاحت: جو لوگ ایک ہی جگہ رکے رہتے ہیں، وہ ترقی نہیں کرتے، جبکہ جو لوگ مسلسل سیکھنے اور آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں، وہ کمال تک پہنچ جاتے ہیں، جیسے چاند اپنی گردش سے مکمل ہوتا ہے۔

أَيُّهَا الْعَائِبُ قَوْلِيْ عَبَثًا إِنَّ طِيْبَ الْوَرْدِ مُؤْذٍ لِلْجُعَلِ

ترجمہ: اے میرے کلام پر بلاوجہ عیب نکالنے والے! یاد رکھ، گلاب کی خوشبو بھی گوبر کے کیڑے کے لیے تکلیف دہ ہوتی ہے۔

وضاحت: ہوسکتا ہے کسی کو میری نصیحتیں پسند نہ آئیں؛ کیوں کہ ہر انسان کا ذوق اور سوچنے کا انداز مختلف ہوتا ہیں، بعض لوگ خوبصورتی اور حکمت کو بھی ناپسند کرتے ہیں، بالکل ویسے ہی، جیسے بدبودار کیڑا خوشبو کو برداشت نہیں کرسکتا۔

عُدْ عَنْ أَسْهُمِ قَوْلِيْ وَاسْتَتِرْ لَا يُصِيْبَنَّكَ سَهْمٌ مِنْ ثَعَلْ

ترجمہ: میرے کلام کے تیروں سے دور رہو اور چھپ جاؤ، کہیں ایسا نہ ہو کہ تمھیں کوئی تیر آکر لگ جائے۔

لَا يَغُرَّنَّكَ لِيْنٌ مِنْ فَتًى إِنَّ لِلْحَيَّاتِ لِيْنًا يُعْتَزَلُ

ترجمہ: کسی نوجوان کی نرمی سے دھوکہ نہ کھاؤ، کیونکہ سانپ کی نرم حرکت بھی ایسی چیز ہے جس سے دور رہنا چاہیے۔

وضاحت: یعنی ہر کالی چیز چھوہارہ نہیں ہوتی، جیسے ہر ٹوپی اوڑھنے والا گاندھی نہیں ہوتا؛ اس لیے ہمیشہ نرمی یا خوش اخلاقی پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ بعض اوقات نرمی کے پیچھے بھی خطرہ چھپا ہوتا ہے، جیسے سانپ کا نرم حرکت کرنا بھی

اس کے زہر کو ختم نہیں کرتا؛ اس لیے میرے نرم کلام سے تمھیں دھوکہ نہیں کھانا چاہیے۔

أَنَا مِثْلُ الْمَاءِ سَهْلٌ سَائِغٌ وَمَتٰى سُخِّنَ آذٰى وَقَتَلْ

ترجمہ: میں پانی کی طرح ہوں جو نرم اور بہنے والا ہوتا ہے، لیکن جب گرم کر دیا جائے تو نقصان پہنچا دیتا ہے اور مار ڈالتا ہے۔

وضاحت: اگرچہ نرمی اور بردباری اچھی باتیں ہیں، لیکن اگر ضرورت پڑے یا حد سے زیادہ تنگ کیا جائے تو ردِّ عمل سخت ہونا چاہیے۔

مصافِ زندگی میں سیرتِ فولاد پیدا کر
شبستانِ محبت میں حریر و پرنیاں ہو جا
گذر جا بن کے سیلِ تند رو کوہ و بیاباں سے
گلستاں راہ میں آئے تو جوئے نغمہ خواں ہو جا

آگے فرماتے ہیں:

أَنَا كَالْخَيْزُرِ صَعْبٌ كَسْرُهُ وَهُوَ لَدْنٌ كَيْفَ مَا شِئْتَ انْفَتَلَ

ترجمہ: میں بانس کی طرح ہوں، جسے توڑنا مشکل ہوتا ہے، لیکن وہ نرم بھی ہوتا ہے اور جیسے چاہو، مڑ سکتا ہے۔

وضاحت: مضبوطی اور لچک دونوں ہونی چاہیے۔ ایک عقلمند شخص اپنی اصل طاقت برقرار رکھتے ہوئے حالات کے مطابق لچک بھی اختیار کر سکتا ہے، جو کامیابی کا ایک راز ہے، زیادہ سخت رہنے والے ٹوٹ جاتے ہیں۔

درشتی و نرمی بہم در بہ است
چوں رگ زن کہ جرّاح و مرہم نہ است

فرماتے ہیں:

غَيْرَ أَنِّيْ فِيْ زَمَانٍ مَنْ يَكُنْ　　فِيْهِ ذَا مَالٍ هُوَ الْمَوْلَى الأَجَلُّ

ترجمہ: لیکن میں ایسے زمانے میں ہوں جہاں جس کے پاس دولت ہو، وہی سب سے بڑا سردار سمجھا جاتا ہے۔

وضاحت: موجودہ معاشرے میں عزت ووقار کا معیار دولت بن چکا ہے، اور لوگ اصل خوبیوں کے بجائے دولت کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔

نہ موسی پیر نہ عیسی پیر
سب سے بڑا پیسہ پیر

آگے کہتے ہیں:

وَاجِبٌ عِنْدَ الْوَرٰى إِكْرَامُهٗ　　وَقَلِيْلُ الْمَالِ فِيْهِمْ يُسْتَقَلّ

ترجمہ: لوگوں کے نزدیک دولت مند کی عزت کرنا واجب ہے، اور جس کے پاس کم مال ہو، اسے کمتر سمجھا جاتا ہے۔

جس کے گھر میں امیری کا شجر لگتا ہے
اس کا ہر عیب زمانے کو ہنر لگتا ہے

آگے دیکھیے:

كُلُّ أَهْلِ الْعَصْرِ غُمْرٌ وَأَنَا　　مِنْهُمْ، فَاتْرُكْ تَفَاصِيْلَ الْجُمَلِ

ترجمہ: اس دور کے تمام لوگ بھولے بھالے، اور میں بھی ان میں سے ہوں، لہٰذا فضول بحث کو چھوڑ دو۔

وضاحت: یعنی ہر بات کا مطلب مت پوچھو، سب بھولے بھالے دکھائی دیتے ہیں، اور میں بھی بہت بھولا بھالا ہوں، لیکن در حقیقت سب ہی چالاک ہیں۔

وَصَلَاةُ اللّٰهِ رَبِّي كُلَّمَا　　طَلَعَتِ الشَّمْسُ نَهَارًا وَأَفَلَ

ترجمہ: اللہ کی رحمت اور درود وسلام نازل ہو ہر وقت، جب تک سورج طلوع اور غروب ہوتا

رہے۔

وضاحت : بارگاہِ رسالت میں درود کا نذرانہ پیش کر رہے ہیں، اور بات ختم۔

لِلَّذِيْ حَازَ الْعُلَا مِنْ هَاشِمٍ　　　أَحْمَدُ الْمُخْتَارُ مَنْ سَادَ الأُوَلْ

ترجمہ : اُن پر جنہوں نے بلندی حاصل کی، جو ہاشم (قبیلے) سے ہیں، یعنی احمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم)، جو اوّلین میں سب سے افضل اور برگزیدہ ہیں۔

وَعَلَى آلٍ وَصَحْبٍ سَادَةٍ　　　لَيْسَ فِيْهِمْ عَاجِزٌ إِلَّا بَطَلٌ

ترجمہ : اور ان کے اہل بیت اور صحابہ پر سلام ہو، جو سب کے سب سردار ہیں، ان میں کوئی کمزور نہیں بلکہ سب بہادر اور دلیر ہیں۔

والحمدلله رب العلمين

محمد انس
خادم : جامعہ ستاریہ فیض الرحیم نانکہ
۳؍ستمبر ۲۰۲۵ء